کتاب نما

انسان کی تخلیق، ترتیب و تدوین: پروفیسر شہزاد الحسن چشتی۔ ناشر: اسلامک ریسرچ اکیڈمی، ۳۵-ڈی، بلاک ۵، فیڈرل بی ایریا، کراچی-۷۵۹۵۰۔ فون: ۶۸۰۹۲۰۱-۰۲۱۔ صفحات: ۲۲۱۔ قیمت: ۱۵۰ روپے۔

اہلِ مغرب کو داد دینی پڑتی ہے کہ جتنی بڑی گمراہی ہو، اس کے حق میں اتنے ہی کثیر علمی دلائل کے انبار لگا دیتے ہیں۔ انسان جیسی اشرف المخلوقات کو بندروں کی نسل سے وابستہ کرنے جیسی مضحکہ خیز بات پر کتابوں پر کتابیں لکھیں اور صورت یہ بنا دی کہ اللہ کی انسان کی تخلیق جیسی درست، عقلی اور سچّی بات دفاعی انداز میں پیش کی جائے۔ ڈاروِن نے نہ صرف انسان، بلکہ اس کائنات کے تمام مظاہرِ حیات کے لیے ارتقا کا نظریہ پیش کیا جو پچھلے ۲۰۰ سال سے علمی اور سائنسی دنیا پر چھایا ہوا ہے اور جس نے صرف حیاتیات ہی نہیں، علوم کے دوسرے دوائر پر بھی اثر ڈالا ہے۔ انسان اور کائنات کی تخلیق کے بارے میں تفہیم القرآن میں متعلقہ آیات کی تشریح کرتے ہوئے سید مودودیؒ نے جو غیر معمولی تحریریں لکھی ہیں حیاتیات کے پروفیسر شہزاد الحسن چشتی نے اس کتاب میں وہ سب یک جا کر دی ہیں۔ ان سے، قدرتی بات ہے، ڈارون ازم کا ابطال ہوتا ہے اور انسان کے سامنے اللہ تعالیٰ کی ہستی اپنی صفتِ تخلیق کی پوری شان کے ساتھ جلوہ گر ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی انھوں نے، صاحبِ تفہیم القرآن کی دوسری کتابوں سے، جہاں ڈارون ازم پر سوالوں کے جواب دیے گئے ہیں، وہ بھی جمع کر کے ایک باب میں (۱۷ صفحات) پیش کر دیے ہیں۔ اتنا کام بھی اس کتاب کو ایک وقیع کتاب بنا دیتا، لیکن انھوں نے اس پر مزید محنت یہ کی ہے کہ ۳۵ صفحات کے پیش لفظ میں ڈارون ازم کے حق میں پیش کیے جانے والے شواہد کی حقیقت بھی بیان کر دی ہے۔

کتاب میں کائنات کی تخلیق پر ۴۵ صفحات کا ایک باب ہے۔ انسان کی تخلیق پر باب دوم

سے ہفتم تک ۱۱۰ صفحات ہیں۔ اسی میں انسان کی تخلیق کے مقصد پر ۳۲ صفحات ہیں۔

مؤلف خود حیوانیات کے پروفیسر رہے ہیں اس لیے ان پر ان کے طالب علموں کا، بلکہ اس اُمت کا یہ حق ہے کہ وہ صرف ۳۵ صفحات کے پیش لفظ ہی میں نہیں، بلکہ ۳۵۰ صفحات کی ایک پوری کتاب میں، اس باطل نظریے کی تائید میں درسی کتابوں میں طلبہ و طالبات کو جو نام نہاد شواہد پڑھائے جاتے ہیں ان کا کچا چٹھا کھول کر بیان کریں۔ اس کتاب کا ہم انتظار کریں گے۔

ڈارون کے نظریے کے بارے میں مولانا مودودی نے لکھا ہے کہ "یورپ نے جو اس وقت تک اپنے الحاد کو پاؤں کے بغیر چلا رہا تھا، لپک کر یہ لکڑی کے پاؤں ہاتھوں ہاتھ لیے اور نہ صرف اپنے سائنس کے تمام شعبوں میں بلکہ اپنے فلسفہ و اخلاق اور اپنے علومِ عمران تک میں ان کو نیچے سے نصب کرلیا" (ترجمان القرآن، جنوری فروری ۱۹۴۴ء)۔ یہ گمراہ کن نظریہ یورپ میں پیش ہوا تو عیسائی اہلِ ایمان نے بھی اس کی خوب خبر لی اور آج تک لے رہے ہیں۔ اپنے تعلیمی اداروں میں اس کے مقابل تخلیق سائنس (Creation Science) کی ترویج کے لیے تحریک چلاتے ہیں۔ لیکن مسلم دنیا کا المیہ یہ ہے کہ مسلمان سائنس دانوں اور حیوانیات کے اساتذہ نے سائنسی بنیادوں پر اس کے تاروپود نہ بکھیرے بلکہ علماے دین ہی عقیدے کی بنیاد پر اس کی تردید کرتے رہے۔ گذشتہ کچھ برسوں سے ترکی کے ہارون یحییٰ نے اس عقیدے کے خلاف منظم مہم چلائی ہے، استدلال سے مزین دل کش اسلوب میں باتصویر کتابیں پیش کی ہیں۔ ۷۰، ۸۰ وڈیو سی ڈی کا ایک سلسلہ ہے جس کا ان کی رپورٹ کے مطابق دنیا کی ۸۰ زبانوں میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ یہ ان کی ویب سائٹ پر موجود ہیں (haroonyahya.com)☆۔ لیکن آزادی کے بعد ہماری بھی نصف صدی گزر گئی ہے۔ ہزاروں بلکہ لاکھوں طلبہ نے حیوانیات کی کتابوں میں آمنا وصدقنا کہتے ہوئے اسے پڑھا ہے اور مسلمان اساتذہ نے معلوم نہیں کس طرح اپنا عقیدہ محفوظ رکھتے ہوئے اسے پڑھایا ہے لیکن انگریزی میں ہر طرح کا مواد موجود ہونے کے باوجود اُردو میں ۱۰، ۲۰ کتب اور

☆ یہ کتاب بھی دستیاب ہے۔ نظریۂ ڈارون کی تردید، ہارون یحییٰ، ترجمہ: محمد صادق۔ ناشر: طاہر سنز پبلشرز، ۴۰-بی، اُردو بازار، لاہور۔ صفحات: ۳۶۸، قیمت: ۳۵۰ روپے۔